تحریک جدید کے وعدے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کا آخری موقعہ

ٹیلیفون نمبر ۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

خطبہ نمبر ۵

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۳ | ۲۹ ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش | ۱۴ صفر ۱۳۶۴ ہجری | ۲۹ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ صلح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو رات پیچش کی بہت تکلیف رہی۔ لیکن دن میں نسبتاً آرام رہا۔ شام کے وقت طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ اور حضور نے درس قرآن کریم دیا ـــــ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو آج صبح سے متلی بخار اور سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے دعا فرمائیں ـــــ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو گزشتہ شب سے بندش پیشاب کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے ـــــ افسوس سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ محمد بشیر صاحب منڈی مریدکے ۲۵ جنوری کو وفات پاگئیں۔ پرسوں رات کی گاڑی سے نعش یہاں لائی گئی۔ اور کل قبل از دوپہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔ کل ۱۲ بجے کے قریب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے سکوئٹ ٹریننگ کیمپ میں بہترین کام کرنیوالے طلباء میں انعامات تقسیم کئے ـــــ آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ منعقد ہوا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے ساتھ ہو

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۷ فروری ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

سلسلہ کے کام خدا تعالیٰ کے ہیں جو سلسلہ کے کام کریگا۔ وہ اپنا اجر اللہ تعالیٰ سے پائیگا۔ اس کے لئے بار بار میں نے دوستوں کو توجہ دلائی ہے کہ تحریک جدید کی جب تحریک ہو۔ تو بعض دوست ثواب کے لئے خواہ کارکن ہوں یا نہ ہوں کام کے لئے آگے نکل آیا کریں۔ چنانچہ جب بھی ایسا ہوا ہے۔ غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے کاموں میں برکت دیدی ہے۔ اب چونکہ دس سال پہلے دَور کے گزر چکے ہیں۔ غالباً دوستوں نے سمجھا ہے۔ کہ اب کام کا وقت گزر گیا ہے۔ حالانکہ جب کانٹا بدلتا ہے وہی وقت خطرہ کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ کئی جماعتوں اور افراد میں سستی کے آثار نظر آتے ہیں۔ اور کئی جماعتوں اور افراد نے اپنے وعدے اب تک نہیں بھجوائے۔ کئی جماعتوں نے پوری تندہی سے کام نہیں کیا۔ حالانکہ یہ امر جماعت پر واضح ہو چکا ہے۔ کہ ابھی اصل کام کی بنیادیں بھرنے میں بہت بڑی قربانی کی ضرورت ہے۔ اور اب صرف بارہ تیرہ دن وعدوں کے لکھوانے میں رہ گئے ہیں۔ جہاں ایک حصہ جماعت نے بے نظیر ایثار کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں دوسرے حصہ میں سستی بھی نظر آ رہی ہے۔ گویا کہ وہ تھک گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ اور ان میں چستی پیدا کرے۔ عمل مقبول وہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسان کو زیادہ قربانی کا موقعہ ملے۔ وہ عمل جس کے بعد انسان تھک جائے ایک خطرہ کا الارم ہے جس سے مومن کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے تحریک جدید کے تمام ان مجاہدوں کو جنہوں نے اب تک اپنے وعدے نہیں بھجوائے توجہ دلاتا ہوں کہ جلد اپنے وعدے بھجوائیں۔ اور تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر فہرست نہیں بھجوائی۔ تو اب جلد مکمل کر کے بھجوادیں۔ اور پہلے ناقص بھجوائی ہے۔ تو اب مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کا مددگار ہو۔ میں نے نو سالہ میعاد کی زیادتی قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق بڑھائی ہے کہ دوزخ پر انیس نگران ہونگے۔ پس میں نے چاہا کہ تحریک جدید کی ہر جماعت کی قربانی انیس ۱۹ سال کی ہوجائے۔ تاکہ دوزخ کے دروازے ان کے لئے بند ہو جائیں۔ اور دوزخ کے انیس کے انیس داروغے بجائے ان کے دشمن کے ان کے دوست ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمام تحریک کے مجاہدوں پر خواہ دفتر اول کے ہوں خواہ دفتر دوم کے اس دنیا کی جنت اور اگلے جہان کی جنت کا سامان پیدا کرے۔ اور اسلام کی فتوحات کی ایک مضبوط بنیاد ان کے ہاتھ سے رکھوا دے۔ اللھم آمین والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی تشویشناک علالت

قادیان ۲۸ جنوری۔ حضرت نواب صاحب کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ گو بخار میں کمی ہے۔ لیکن کمزوری اور نقاہت بیحد ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام سے خصوصاً اور دیگر احمدی احباب سے عموماً درخواست کرتی ہیں۔ کہ وہ ان ایام میں درد دل کے ساتھ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے دینی اور دنیوی حسنات و برکات اور تندرستی و ایمان کی ترقی کے ساتھ حضرت نواب صاحب کی زندگی بڑھائے۔

حضرت نواب صاحب قبلہ اپنی خصوصیات کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کے خاص انسان ہیں۔ اور انہیں خدا تعالیٰ کے فضل اور اپنی سعادت کی وجہ سے وہ درجہ حاصل ہے۔ جو کسی اور کو حاصل نہیں۔ احباب جماعت ان کی خیر و عافیت اور صحت و تندرستی کیلئے خاص طور پر دعائیں کریں

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کراچی میں آمد

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ولایت جاتے ہوئے ۲۱ جنوری کو کراچی تشریف لائے اور خان بہادر غلام قادر محمد شعبان صاحب ممبر مرکزی اسمبلی کے ہاں قیام فرمایا۔ ۲۳ جنوری کو جناب چوہدری صاحب مغرب کے وقت احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے ہال میں تشریف لائے جہاں احباب جماعت نے خوش آمدید کہتے ہوئے آپ کا استقبال کیا۔ دوستوں کی درخواست پر آپ نے نماز مغرب پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے جماعت کو نصائح فرماتے ہوئے ان کی ذمہ داریوں کی طرف احباب کو توجہ دلائی اسی ضمن میں آپ نے فرمایا:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تو اب اعلان فرما دیا ہے کہ احمدیت کی ترقی کی دوڑ میں ہمارے ساتھ وہی چل سکیگا جو ہمارے ساتھ دوڑ سکیگا۔ جو سست گام ہوگا وہ یا تو ہم سے پیچھے رہ جائیگا یا ہم سے کٹ جائیگا۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ حضور دین کی راہ میں جن قربانیوں کا ہم سے مطالبہ فرماتے ہیں۔ ہم ان میں دوڑ دوڑ کر حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضاء و خوشنودی حاصل کریں۔

نیز آپ نے فرمایا۔ اس وقت حضور کے جو اہم خطبات اور ارشادات جماعت کی رہنمائی اور ترقی کے لئے شائع ہو رہے ہیں ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ اُن کو غور اور توجہ سے پڑھیں اور صرف سماعی و ذہنی لذت حاصل نہ کریں۔ بلکہ اُن پر جلد سے جلد عمل کرنیکی کوشش کریں تا احمدیت کی اشاعت کے لئے حضور کو جو تڑپ ہے ہم عملی طور پر اُسکے پُورا کرنیوالے ہوں۔

آخر میں آپ نے فرمایا۔ دوست میرے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے خدمت دین کی توفیق عطا کرے اور میرا یہ سفر سلسلہ کے لئے برکات کا موجب بنائے اور اپنے فریضہ کو انجام دیکر بخیر و عافیت واپس لائے۔ احباب چوہدری صاحب موصوف کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد نواز سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کراچی۔

اعلان نکاح کرانے والے احباب سے گزارش

پہلے بھی یہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ اور اب پھر لکھا جاتا ہے۔ کہ ہر نکاح کے اعلان کے متعلق نظارت امور عامہ کی یہ پابندی ہے۔ کہ اس کی اجازت کے بعد شائع کیا جائے۔ مگر احباب جماعت اس قسم کی منظوری حاصل کئے بغیر اعلان دفتر الفضل میں بھیج دیتے ہیں۔ اور وہ شائع نہیں کئے جا سکتے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ امور عامہ کی تصدیق کے بعد برائے اشاعت بھیجا کریں۔ نیز ایسی خوشی کے موقع پر الفضل کے غریب فنڈ میں کم از کم دو روپے ارسال فرمایا کریں۔ منیجر

تیسواں ۳۰ وقار عمل

بتاریخ ...... ۲ تبلیغ مطابق ۲ فروری ۱۹۴۵ء بروز ..... جمعہ بوقت ...... ۹½ بجے صبح

مقام عمل ...... دارالشکر و دارالعلوم کی درمیانی سڑک۔ مجلس خدام الاحمدیہ تمام احباب قادیان کو دعوت دیتی ہے کہ وہ خود بھی تشریف لائیں۔ دوسروں کو بھی ساتھ لائیں۔ مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ

الانذار

ہندوستان! تبلیغ کی اہمیت سمجھ سر پر خطرہ ہے

ہندوستان! اپنی ذمہ داری کو سمجھ اور وقت کی نزاکت کو دیکھ

ہندوستان کی مرکزی حیثیت خطرے میں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا ۱۹۴۲ء میں مَیں نے دیکھا کہ تبلیغ کے ذریعے سے تقریباً ۲ ہزار احمدی ہوئے تھے۔ لیکن ۱۹۴۳ء میں پندرہ سولہ سو رہ گئے۔ فرمایا۔ بعض جماعتوں پر سالہا سال گزر جاتے ہیں مگر ان میں کوئی نیا احمدی داخل نہیں ہوتا جس کی وجہ یہی ہے کہ وہ تبلیغ نہیں کرتے...... ہماری جماعت میں تبلیغ کے متعلق خطرناک طور پر سستی پائی جاتی ہے۔ فرمایا۔ بیرون ہند کے لوگوں میں ہندوستان کے لوگوں سے زیادہ بیداری پائی جاتی ہے۔ اور جہاں جہاں ہم نے مبلغ بھجوائے ہیں۔ وہاں ہزاروں لوگ سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ یہ تجربہ بتاتا ہے۔ کہ جب جنگ کے معاً بعد بیسیوں مبلغ باہر جائینگے۔ تو چند ہی سالوں میں لاکھوں لوگ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں داخل ہو جائینگے۔ مگر یہ بات ہندوستان کے لئے نہایت ہی شرمناک ہوگی۔ اس صورت میں باہر کے لوگوں کی باگ سنبھالنا ان کے لئے سخت مشکل ہو جائیگا۔ وہ لوگ کہینگے۔ کہ تمہارا کیا حق ہے۔ کہ ہماری راہنمائی کرو۔ ہم تعداد میں تم سے زیادہ ہیں۔ ہم قربانیوں میں تم سے زیادہ ہیں۔ اس لئے راہنمائی کا حق ہمیں حاصل ہونا چاہیئے۔ اور مرکز ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ تب احمدیت کے لئے وہی خطرہ پیدا ہو جائیگا جو روما میں عیسائیت کے لئے پیدا ہوا تھا۔ جب فلسطین میں عیسائیوں کی تعداد کم ہوگئی اور اٹلی میں عیسائیت زیادہ پھیلنی شروع ہوئی تو عیسائیت کا مرکز فلسطین نہ رہا۔ بلکہ اٹلی بن گیا اور چونکہ وہ کفر کا مرکز تھا۔ اس لئے عیسائیت کفر کے رنگ میں رنگین ہونی شروع ہوگئی۔ اسی طرح قادیان کی نگرانی کے بغیر جو مرکز بنیگا۔ وہ دین کے لئے تباہی کا موجب ہوگا۔ اس کے لئے کسی خیر و برکت کا موجب نہیں ہوگا۔ پس میں جماعت کو ایک دفعہ پھر ہوشیار کر دیتا ہوں کہ اسے ہندوستان کی تبلیغ کی اہمیت کو سمجھنا چاہیئے۔ میں جماعت کو بتا دیتا ہوں۔ کہ اسوقت ہندوستان کی مرکزی حیثیت خطرے میں ہے۔ اگر جلد ہی ہندوستان کے احمدیوں نے اپنے اندر چستی اور ہوشیاری پیدا نہ کی تو قادیان جو ہمارا تبلیغ کا مرکز ہے۔ اور ہندوستان جو اس مرکز کا ماحول ہونیکی وجہ سے تمام دنیا میں احمدیت کی تبلیغ اور اس کی اشاعت کیلئے بنیادی طور پر ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں کمزوری اور ضعف کے آثار پیدا ہونے شروع ہو جائینگے۔"

اے فدائیان احمدیت! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ احمدیت کا مرکز قادیان کی بجائے کہیں ہندوستان سے باہر ہو اور احمدیت کی تعلیم اسی طرح خطرہ میں پڑ جائے۔ جس طرح مسیح ناصری علیہ السلام کی تعلیم پر بوجہ مرکز بدل دیئے جانے کے کفر کا زنگار چڑھ گیا۔ اگر نہیں تو بتلاؤ کہ تم میں سے کتنے ہیں جنہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کی ہے۔ کہ "اگر واقع میں ان کے دل میں درد ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ کھانا پینا اپنے اوپر حرام کر لیتے اور اپنے غیر احمدی عزیزوں اور رشتہ داروں کے پاس جا کر بیٹھ جاتے اور کہتے کہ یا ہم مر جائینگے اور یا پھر آپ کو ہدایت منوا کر رہینگے۔ ہم اس وقت تک کھانا نہیں کھائینگے۔ ہم اس وقت تک پانی نہیں پئینگے۔ جب تک آپ ہم سے کھل کر باتیں نہ کرلیں اور ہم پر یہ ثابت کر دیں کہ ہم ایک غلط راستہ پر جا رہے ہیں۔ اور یا پھر آپ نہ مان لیں کہ ہم سچائی پر ہیں۔ اور آپ غلط راستہ پر جا رہے ہیں۔ اور جب تک پھر ہم مل کر ایک نہ ہو جائیں"۔ پھر حضور نے فرمایا کہ "مجھے اس خطبہ کے بعد ایک خط ملا ہے جس میں ایک شخص نے لکھا ہے کہ اس نے اس طریق پر ایک رشتہ دار کو تبلیغ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے ہی دن اس نے بیعت کر لی۔"

پس چاہیئے کہ ہم اپنی اس اہم ذمہ داری کو سمجھیں اور اپنے اندر چستی و بیداری پیدا کر کے تبلیغ احمدیت کیطرف پوری طرح متوجہ ہوں۔ تا حضور کا فرمانا کہ نہایت ہی سخت ایام قریب آ رہے ہیں۔ اور وہ دن مجھے قریب آتے نظر آ رہے ہیں جب ہندوستان اپنی راہنمائی کا حق کھو بیٹھے گا۔" پورا کرنیوالے ہو کر مورد عذاب نہ بنیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کے وعدے جلد سے جلد کئے جائیں
اور
خدمت دین کے لئے زیادہ سے زیادہ نوجوان زندگی وقف کریں

از حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ صلح ۱۳۲۴ھش مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۴۵ء

مرتبہ، مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
میں آج زیادہ بول نہیں سکتا۔ کیونکہ دو تین گھنٹے سے میری **طبیعت خراب** ہے۔ اور بخار کے آثار بھی معلوم ہوتے ہیں۔ چونکہ تحریک جدید کے وعدوں کا وقت چند دنوں (۷ر فروری) تک ختم ہونے والا ہے۔ اس لئے میں پھر ایک دفعہ جماعت کو اس کے فرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ شروع میں جن لوگوں نے اس سال وعدے لکھوائے ان میں ایک **خاص جوش اور اخلاص** پایا جاتا تھا۔ مگر ان کے بعد جماعت کا جو بقیہ حصہ رہ جاتا ہے۔ انہوں نے وعدے بھجوانے میں سستی کی ہے۔ ممکن ہے وہ کوشش کر رہے ہوں۔ اور میعاد ختم ہونے سے پہلے پہلے وہ اپنے وعدے بھجوا دیں مگر جس رفتار میں ہر سال ان ایام میں وعدے آیا کرتے تھے۔ اس رفتار میں اس سال فرق معلوم ہوتا ہے۔ گویا پہلا حصہ تو اخلاص میں بڑھا ہوا تھا۔ اور بہت ہی نمایاں حصہ لینے والا تھا۔ اور لوگ کل حصہ لینے والوں کے ساٹھ فی صدی تھے۔ انہوں نے نہایت اخلاص سے حصہ لیا ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے اپنی حیثیت سے بھی زیادہ حصہ لینے کی کوشش کی ہے لیکن بقیہ **چالیس فی صدی لوگ** جن کے وعدے دسمبر میں نہ آئے تھے ان میں سے ایک حصہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سستی دکھا رہا ہے۔ جونکہ ابھی **وعدہ کی آخری میعاد** ختم نہیں ہوئی۔ اس لئے جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ممکن ہے بقیہ جماعتیں کوشش کر رہی ہوں۔ اور وقت ختم ہونے کے قریب یکدم اپنے وعدے بھجوا دیں۔ لیکن گزشتہ سالوں میں جس رفتار سے وعدے ہوا کرتے تھے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی قیاس ہوتا ہے۔ کہ جماعت کا ایک حصہ کچھ تھکا ہوا سا ہے۔ میں نے اس کے متعلق ایک نوٹ "الفضل" (۲۶ر جنوری) میں بھی شائع کرایا ہے۔ اور آج خطبہ میں بھی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہمارے سامنے جو کام ہے۔ **بغیر قربانی کے** ہم اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہر کام ان ذرائع سے ہوتا ہے۔ جو ذرائع اس کام کے لئے مقرر ہوتے ہیں۔ جب تک اس کام کے لئے وہ ذرائع اور وہ سامان مہیا نہ کئے جائیں۔ اس وقت تک انسان کا یہ امید کرنا۔ کہ میں اس کام میں ان ذرائع کی مدد کے بغیر اور ان سامانوں کے مہیا کرنے کے بغیر کامیاب ہو جاؤنگا۔ **سراسر خلاف عقل** ہے۔ ہم نے بہت بڑا کام کرنا ہے۔ اتنا بڑا کام کہ ہمارے جیسی کسی کمزور جماعت نے کبھی اتنا بڑا کام نہیں کیا۔ پہلے انبیاء کی جماعتیں ایسے زمانہ میں ہوئی ہیں۔ جب ساری دنیا کا تمدن اس قسم کا تھا۔ کہ اس میں روپیہ خرچ نہیں ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب وہ زمانہ نہیں۔ اب بسا اوقات روپیہ خرچ نہ کرنا انسان کے **ایمان میں سستی اور غفلت** پیدا کرنے کا موجب ہو جاتا ہے۔ مثلاً حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ساتھی پیدل سفر کر کے تبلیغ کیا کرتے تھے۔ مگر اس زمانہ میں چونکہ ساری دنیا ہی پیدل سفر کیا کرتی تھی۔ اس لئے ان کا تبلیغ کے لئے پیدل سفر کرنا دشمن کے مقابلہ میں کمزوری نہیں تھی۔ لیکن آج جبکہ سفر کے لئے ریلیں اور ہوائی جہاز تیار ہو چکے ہیں۔ اگر ہم دشمن کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم کو **ریلوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ سفر** کرنا ہوگا۔ اگر ہم ریلوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ سفر نہیں کرتے۔ تو ہم دشمن کے مقابلہ میں ہر میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پس اگر دشمن کا **ہر میدان میں مقابلہ** کرنے کے لئے ہمارے مبلغوں کا ریلوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ سفر کرنا ضروری ہے۔ تو یہ کام ان کے اخلاص اور ان کی قربانی سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ روپیہ سے ہو سکتا ہے۔ اگر ہمارا کوئی مبلغ سٹیشن پر جا کر کہے۔ کہ میں نے **اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف** کی ہوئی ہے۔ مجھے ریل میں بیٹھنے دیجئے اگر ہمارا کوئی مبلغ جہاز کے دروازہ پر جا کر کہے۔ کہ میں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ مجھے جہاز میں سفر کرنے دیجئے۔ تو وہ کہیں گے کرایہ کے لئے پیسے لاؤ۔ پس جس واقف زندگی کو ہم یہ کہیں۔ کہ پیدل پھر کر دنیا میں تبلیغ کرو۔ کیا یہ پیدل پھر کر اپنے اس دشمن کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ جس کے مبلغ ریلوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ سفر کرتے ہیں۔ وہ اگر ایک دن میں دس جگہوں پر پہنچ کر تبلیغ کریگا۔ یا ایک ماہ میں سارے ملک کا چکر لگائیگا۔ تو یہ پیدل سفر کر کے ساری عمر میں اس ملک کا چکر لگا سکیگا۔ تو اس کا اور اس کا مقابلہ کہاں ہو سکتا ہے۔ ایک یورپین پادری یا کسی دوسرے مذہب کا مبلغ ہندوستان میں تبلیغ کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اور وہ ایک مہینہ کے اندر بمبئی۔ مدراس۔ بنگال۔ اور پنجاب کے علاقوں کا دورہ کر کے لیکچر دیتا ہے۔ اس کے مقابلہ کے لئے اگر ہم اپنے مبلغ کو یہ کہتے ہیں۔ کہ پیدل سفر کر کے تبلیغ کرو۔ تو وہ تو **پیدل سفر کرنے کے لئے تیار** ہو جائیگا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اتنی جگہوں پر وہ کتنی دیر میں پہنچیگا۔ اس کی قربانی اسلام کے لئے مفید نہیں ہوگی۔ بلکہ اسلام کے لئے مضر ہوگی۔ پس یہ وہ زمانہ ہے۔ جبکہ جانی قربانی کے علاوہ مالی قربانی کی اہمیت بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ پس میں اس خطبہ میں جو وقت پر پہنچنے کے لحاظ سے آخری خطبہ ہے۔ گو ۷ر فروری سے پہلے ابھی ایک اور جمعہ آئیگا۔ مگر اس جمعہ کا خطبہ وقت پر جماعتوں تک نہیں پہنچ سکے گا۔ وقت پر پہنچنے کے لحاظ سے یہ **آخری خطبہ** ہے۔ پھر جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جنہوں نے اس سال تحریک جدید کے وعدوں کی طرف ابھی تک توجہ نہیں کی۔ وہ توجہ کریں۔ اور جنہوں نے کم توجہ کی ہے۔ وہ پوری توجہ کریں۔ اور وہ لوگ جو تحریک جدید کے دفتر اول میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ وہ اب دفتر ثانی میں شامل ہوں۔ اور جن کو خدا تعالےٰ شامل ہونے کی توفیق دے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ دوسرے ایسے لوگوں کو بھی شامل ہونے کی تحریک کریں۔ جنہوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا۔

اس کے علاوہ میں پھر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تبلیغ کے لئے **واقفین کے تین گروہ** ضروری ہیں۔ ان کے بغیر خالی روپیہ ہمیں کام نہیں دے سکتا۔ ہمیں ضرورت ہے گریجوایٹ اور مولوی فاضلوں کی جو اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کریں

اور انہیں ایک دو سال میں ضروری تعلیم دے کر مختلف ممالک میں تبلیغ کے لئے بھیجا جائے۔ یا ہندوستان میں تبلیغ کے لئے یا سلسلہ کے اداروں میں ان کو کام پر لگایا جائے۔

ہمیں ضرورت ہے مڈل پاس طالبعلموں کی جو اس سال مارچ میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو کر۔ اور ہر سال داخل ہو کر۔ اور اتنی کثرت سے داخل ہو کر

مبلغین کی تعداد

کو بڑھائیں کہ چند سالوں میں سینکڑوں اور ہزاروں مبلغ تیار ہو جائیں اور ہمیں ضرورت ہے ایسے مڈل پاس یا کم از کم پرائمری پاس نوجوانوں کی جو ایک دو سال ٹریننگ لینے کے بعد

دیہاتی مبلغین کا کام

دے سکیں۔ اس سال ہمیں پچاس۵۰ دیہاتی مبلغوں کی ضرورت ہے۔ اور اس وقت تک پینتیس۳۵ آئے ہیں۔ پس میں اور نوجوانوں کو جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ دیہاتی مبلغین میں شامل ہوں۔ یہ وہ ہوں جو واقفین کی طرح ہر قسم کی تکلیف اٹھا کر تبلیغ کے لئے تیار ہوں۔ ایسے لوگ جو قربانی نہ کر سکیں تبلیغ کا کام نہیں کر سکتے۔ ہم ان کو کچھ طب بھی پڑھا دینگے۔ اور سلسلہ کی طرف سے گزارہ کے لئے ماہوار کچھ رقم بھی دینگے۔ اس رقم سے اور طب کے ذریعہ سے وہ اپنی روزی کا سامان کر سکینگے۔ گو میری سکیم یہی ہے۔ کہ ہمارے واقفین جس علاقہ میں جائیں وہ اس علاقہ کو اتنا منظم کر لیں کہ وہاں کی جماعتیں اس مبلغ کا بوجھ اٹھا سکیں۔ تاکہ نئے مبلغین تیار کرنے میں ہمیں سہولت ہو۔ میں نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ پنجاب میں صحیح طور پر تبلیغ کرنے کیلئے

ایک ہزار مبلغ

ہونے چاہئیں پنجاب میں ساٹھ ہزار گاؤں ہیں۔ ان ساٹھ ہزار گاؤں کے لئے اگر ہم ایک ہزار مبلغ رکھیں تو اس کے معنے ہیں ساٹھ گاؤں کے لئے ایک مبلغ۔ اگر ہم اس سکیم پر عمل کریں اور ساٹھ ہزار گاؤں کے لئے ایک ہزار مبلغ رکھیں تو خط و کتابت سٹیشنری سفر اور گزارہ کی رقم ملا کر ایک ہزار مبلغ کے لئے تمام خرچ

چھ لاکھ روپیہ سالانہ

کم از کم ہونا چاہئے۔ اور اگر بافراغت خرچ کیا جائے تو آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ ہونا چاہیئے۔ گویا ساٹھ دیہات کے لئے اگر ہم ایک مبلغ رکھیں تو چھ لاکھ سے لیکر آٹھ لاکھ روپیہ تک سالانہ خرچ کی ضرورت ہے۔ مگر ہم یہ بوجھ بھی نہیں اٹھا سکتے۔ ہمارا تو صدر انجمن کا چندہ والا سالانہ بجٹ سارا چھ لاکھ روپیہ کا ہوتا ہے۔ اگر ہم وہ سارا بھی اس کام کے لئے لگا دیں تو پھر بھی گزارہ نہیں ہو سکتا۔ گزارہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو مبلغ یہاں سے تیار ہو کر جائیں وہ جا کر وہاں کی جماعتوں کو منظم کریں اور وہاں کی جماعتوں کا چندہ اور افراد اتنے بڑھ جائیں کہ اس مبلغ کا خرچ وہ خود برداشت کر سکیں۔ تاکہ ہم اور مبلغ بھجوائیں۔ اور جب وہ بھی باہر جا کر وہاں کی جماعتوں کو منظم کر لیں اور وہ جماعتیں ان مبلغوں کا بوجھ خود اٹھا لیں تو ہم اور مبلغ بھجوائیں۔ یہاں تک کہ

ہندوستان کے ہر علاقہ میں ہماری تبلیغ

پھیل جائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو وہ اخلاص عطا فرمائے کہ جس کے ساتھ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور محسوس کرنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق پائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کی سستیوں اور غفلتوں کو معاف فرمائے۔ اور دین کے لئے اور اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے جن سامانوں کی ضرورت ہے۔ وہ سامان اپنے فضل سے مہیا فرما دے۔ اور آسمان سے اپنے فرشتوں کو نازل فرمائے جو جماعت کے نوجوانوں کے دلوں میں دین کی ایسی محبت اور ایسا اخلاص پیدا فرمائے۔ کہ وہ

پروانوں کی طرح

آگے بڑھ بڑھ کر اپنی جانیں دین کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں اور جماعت کے دوسرے لوگوں کے دلوں میں آخرت کی ایسی محبت پیدا فرمائے۔ کہ وہ آخرت کو دنیا پر مقدم کریں۔ (آمین)

میری طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ یہ نماز بھی میں نہیں پڑھاؤنگا۔ مولوی سرور شاہ صاحب پڑھا دینگے مجھے نماز بیٹھ کر پڑھنی پڑیگی۔

گریجویٹوں کے لئے نادر موقع

مشرقی افریقہ میں محکمہ تعلیم میں گریجویٹوں کیلئے اسامیاں خالی ہیں۔ ٹرینڈ گریجوئیٹس کو ترجیح دیجائیگی تنخواہ معقول علاوہ جنگ الاؤنس مکان کا کرایہ اور ۴م ہندوستان آنے جانے کا کرایہ گورنمنٹ ادا کرے گی۔ درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹ اور تصدیق امراء و پریذیڈنٹ سرنامہ چھوڑ کر فوراً نظارت ہذا میں بھجوائی جائیں۔ (ناظر امور خارجہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

معاصر آزاد نوجوان کی تحریک مصالحت کے متعلق جواب

مدراس سے غیر مبایعین کا ایک اخبار "آزاد نوجوان" نکلتا ہے ۲۳ دسمبر ۴۴ء کو اس اخبار کا "سلطان القلم نمبر" شائع ہوا۔ جس کا مقالہ افتتاحیہ "جماعت احمدیہ کے دو فریق میں صلح کی تحریک" قابل توجہ ہے۔ ایڈیٹر صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ "یہ آواز قوم کے نوجوانوں کی آواز ہے۔ یہ آواز صرف ایک ذاتی جذبہ نہیں بلکہ ایک عمومی جذبہ ہے جو ادہر کے مختلف احمدیوں سے میل جول و تبادلۂ خیالات کا نتیجہ ہے"۔

گویا غیر مبایعین میں سے سنجیدہ طبع نوجوان اس امر کو سختی سے محسوس کر رہے ہیں کہ فریقین میں مصالحت ضروری ہے۔ ان میں یہ جذبہ عمومی رنگ میں پایا جاتا ہے۔ اس جذبہ کی بنیاد بقول ایڈیٹر صاحب "آزاد نوجوان" یہ ہے کہ:۔

"جی بھر کر لڑ لینے کے بعد ملاپ کی خواہش ایک قدرتی چیز ہے ...... دونوں فریق جھگڑتے جھگڑتے تنگ آ گئے ہیں"۔

محترم مضمون نگار نے لمبی تمہید اور ضرورت مصالحت کے بیان کے بعد لکھا ہے:۔

"بہ شرط دونوں کو منظور ہو کہ حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ قبلہ کے زمانے میں جو عقیدہ اور جو طرزِ عمل رہا وہ قائم ہو جائے"۔

نا معلوم محترم مضمون نگار نے اس امر پر غور کیوں نہیں فرمایا کہ سلسلہ احمدیہ کی بنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں پڑی ہے۔ اس لئے احمدیت کے صحیح عقیدہ اور صحیح عمل کے لئے حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریر و تقریر کے علاوہ حضور کے عہد مبارک کے طرز عمل کو دیکھنا ضروری ہے؟ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے طرز عمل کی بجائے حضرت خلیفۂ اول مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے طرز عمل کو کیوں ترجیح دی ہے؟ یہ ایک اصولی بات ہے کہ تفرقہ دور کرنے کے لئے بانئ سلسلہ کے زمانہ کے عقیدہ اور عمل کو مقدم رکھنا درست ہے ورنہ ہمیں اس سے بھی اتفاق ہے۔ کہ اگر غیر مبایع دوست اس عقیدہ اور عمل کو آج اختیار کر لیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جماعت احمدیہ کا تھا تو مصالحت ہو سکتی ہے۔

ایڈیٹر صاحب موصوف نے "صلح کا ڈھانچہ" ان الفاظ میں پیش کیا ہے:۔

"مولوی نور الدین صاحب کے زمانہ میں خلافت کے خلاف کوئی چون و چرا نہیں کر سکتا تھا۔ لہٰذا آج بھی نظام اور شوکت جماعت کے لئے خلافت کے اصول کو مان لیا جائے۔ انجمن موعود کی جانشین ہی سہی مگر انجمن جس کو خلیفہ بنائے وہ خلیفہ رہے تاکہ جماعت کا شاندار آرگنائزیشن دنیا کے سامنے ایک نمونہ رہے۔ نبوت نے ہمارا پیچھا نہیں چھوڑا اس لئے نبوت کی تفہیم کو جو جس طرح چاہے نپٹ لے مناظرین اس حقیقت سے تو واقف ہیں کہ کفر و اسلام کے مسئلہ میں انہیں نرم ہونا ہی پڑتا ہے اور ایک سیدھے سوال کا سیدھا جواب دینے میں کس قدر دقت ہوتی ہے تو چاہیئے کہ ایک فریق نبوت میں کچھ دیدے اور دوسرا کفر میں کچھ دیدے"۔

(آزاد نوجوان مدراس ۲۳ دسمبر ۱۹۴۴ء)

خلافت کی ضرورت کو تسلیم کر لیا گیا۔ الحمد للہ مسئلہ نبوت کے ماننے کے لئے بھی نیم رضامندی دیدی ہے۔ اور فریق لاہور کی طرف سے آگے بڑھنے کی پیشکش کر دی گئی ہے۔ نبوت کی تفہیم کے لئے اِدھر اُدھر جانے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک سے اس کی تفہیم اور تشریح شائع فرما دی ہے۔ جو رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" مطبوعہ ۱۹۰۱ء میں موجود ہے۔ دونو فریق کا فرض ہونا چاہئے کہ اس پر اتفاق کر لیں۔ شاید محترم ایڈیٹر صاحب "آزاد نوجوان" کو معلوم نہیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز متعدد مرتبہ یہ طریق صلح پیش فرما چکے ہیں مگر مولوی محمد علی صاحب اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

باقی رہا کفر منکرینِ حضرت مسیح موعودؑ نبی اللہ کا مسئلہ۔ یہ تو نبوت کی فرع ہے۔ جب فریق لاہور مسئلہ نبوت میں قدم آگے بڑھانے کے لئے تیار ہے تو کفر میں سے کچھ دینے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ اور یوں اگر سارے حوالہ جات اور اقتباسات کو نظر انداز بھی کر دیا جائے تب بھی ایڈیٹر صاحب "آزاد نوجوان" کی تجویز کے مطابق حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کا حسب ذیل اصولی فیصلہ ہی مشعلِ راہ بن سکتا ہے۔ احمدیہ بلڈنگس لاہور میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مولوی صاحب نے فرمایا:۔

"ہر نبی کے زمانہ میں لوگوں کے کفر اور ایمان کے اصول کلام الٰہی میں موجود ہیں۔ جب کوئی نبی آیا۔ اس کے ماننے اور نہ ماننے والوں کے متعلق کیا دقت باقی رہ جاتی ہے؟ ایچا پیچی کرنی اور بات ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے کفر۔ ایمان اور شرک کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ پہلے نبی آتے رہے۔ ان کے وقت میں دو ہی قومیں تھیں۔ ماننے والے اور نہ ماننے والے۔ کیا ان کے متعلق کوئی شبہ تمہیں پیدا ہوا۔ اور کوئی سوال اٹھا۔ کہ نہ ماننے والوں کو کیا کہیں۔ جو اب تم کہتے ہو۔ کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو کیا کہیں"۔ (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

مختصر یہ کہ ہم "آزاد نوجوان" کی تجویز کی اصولی تائید کرتے ہوئے تمام دردمند غیر مبائع دوستوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ مرکز احمدیت سے پھر وابستہ ہو جائیں۔ اور خلافت کی لڑی میں منسلک ہو کر جماعت الٰہیہ کی روحانی و دنیوی برکات سے متمتع ہوں۔ اور اگر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے چند باقتدار ساتھی تجویز مصالحت پر عمل پیرا نہ ہوں۔ تو غیر مبائع نوجوانوں کا فرض ہے۔ کہ آیت قرآنی فقاتلوا التی تبغی حتّٰی تفیٓءَ الیٰ امر اللہ کے مطابق ان سے علیحدگی اختیار کر کے نظام خلافت کو قبول کریں۔ وما علینا الا البلاغ المبین

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

آنریری انسپکٹر وصایا کے تقرر کا اعلان

شیخ عبدالغنی صاحب سابق چیف گڈس کلرک پشاور شہر حال نوشہرہ کلاں زئیاں کو آنریری انسپکٹر وصایا مقرر کیا گیا ہے۔ آپ نے ضلع سیالکوٹ کا دورہ شروع کیا ہے۔ مقامی عہدیداران اور دوسرے احباب ان سے تعاون فرما کر مشکور فرماویں۔ آپ وصایا کی تحریک کرینگے۔ اور کوشش فرمائینگے۔ کہ حضور کی تقریر نظام نو کی روشنی میں تمام دوست جلد وصیتیں کریں۔ تاکہ حضور کا منشا پورا ہو۔ تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو۔ وہ مبارک دن آجائے۔ جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ مبارک ہیں وہ جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے۔ کہ وہ بھی اس میں حصہ لیکر دینوی برکات سے مالامال ہوسکیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

خدام الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ سالِ ششم

(۲)

شعبۂ تربیت و اصلاح

شعبۂ تربیت و اصلاح کا کام بے حد متنوع ہے۔ نوجوانانِ احمدیت کی ہر رنگ میں تربیت۔ انکی اخلاقی اور مجلسی اصلاح اور ان میں اسلام اور احمدیت کی روح کا قیام یہ اس شعبہ کا مقصد ہے۔ اس کے لئے گذشتہ سالوں کی طرح مجلس کوشاں رہی۔ تربیتی لیکچر دلوائے گئے۔ آوارگی اور بے کاری سے احتراز کی نصیحت اور دوسری تدابیر اختیار کی گئیں۔ نمازوں میں باقاعدہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور سست اراکین کی نگرانی کر کے انکو ترغیب و تحریص کی مختلف تجاویز عمل میں لائی گئیں۔ ڈاڑھی رکھنے کی تحریک کی۔ حقہ سگریٹ وغیرہ پینے سے مختلف ذرائع سے منع کیا گیا۔ قرآن مجید۔ حدیث۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاء کرام و بزرگانِ سلسلہ بطور درس مختلف مجالس میں پڑھی گئیں۔

شعبہ ذہانت و صحت جسمانی

اس سال بعض مصالح کی بنا پر اجتماعی ورزشی پروگرام ملتوی رکھنا پڑا۔ لیکن خدام کی صحت کی ترقی کے لئے ورزش کی دوسری تجاویز اختیار کی گئیں۔ دو کلبوں کا خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام اجراء کیا گیا۔ خدام کو دیسی کھیلوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور انفرادی ورزش کی تحریک کی گئی۔ محلوں میں بعض جگہ کبڈی۔ کلائی پکڑنا اور چھلانگوں وغیرہ کی کھیلیں رائج کی گئیں۔ جاری کردہ کلبوں کے ماتحت فٹ بال۔ والی بال اور رگڑ ٹچ کی کھیلیں جاری رہیں۔ خدام کو تیرنا سیکھنے کی طرف بھی متوجہ کیا گیا۔ ۲۵ خدام کو مرکز کے زیر اہتمام کھیلوں کی نگرانی کا کام سکھایا گیا۔ اطفال احمدیہ کو جھنڈا چھیننے کے کھیل کی متعدد دفعہ مشق کرائی گئی۔ یونیورسٹی کمیشن کی قادیان آمد پر ورزشی مظاہرے کئے گئے۔ ایک رگڑ ٹچ کا میچ بھی ہوا۔

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل کھیلوں کے کامیاب مقابلے ہوئے۔ مرغ کی لڑائی۔ لمبی چھلانگ۔ گولہ اندازی۔ پیغام رسانی۔ کبڈی۔ آنکھیں بند کر کے سمت محسوس کرنا۔ روک دوڑ۔ کلائی پکڑنا۔ بوجھ اٹھانا۔ اونچی آواز۔ سننا۔ نظر۔ تیراکی۔ مشاہدہ معاینہ۔ سو گز کی دوڑ۔ تین میل لمبی دوڑ۔ پول والٹ۔ سونگھنا۔ چکھنا۔ لاٹھی۔ غلیل۔ چھوٹی صاف آواز رنگوں کا امتیاز۔ گھوڑ دوڑ۔ مقابلے میں خیمے صحیح اور جلدی لگانا۔

ان مقابلوں میں گھوڑ دوڑ کا مقابلہ خدام کے لئے حد درجہ دلچسپی کا مرکز رہا۔ سالانہ اجتماع کے دنوں میں صبح کے وقت اجتماعی ورزش کرائی جاتی رہی۔

مقامی مجالس میں سے حسب ذیل میں کم و بیش کام جاری رہا۔ دارالرحمت۔ دارالبرکات۔ دارالفضل۔ بورڈنگ تحریک۔ مسجد مبارک دارالشیوخ۔ دارالانوار۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔

بیرونی مجالس میں سے حسب ذیل کی طرف سے باقاعدہ یا مختلف مواقع پر رپورٹیں آئیں۔ کیرنگ۔ کراچی۔ لائل پور۔ حیدرآباد دکن۔ نیروبی (جہاں پر ایک سالانہ مقابلہ بھی کرایا گیا) جمگاؤں لنگے ضلع گجرات۔ قلعہ لال سنگھ۔ کریام۔ گوجرانوالہ لدھیانہ۔ سونگھڑہ۔ کڈاپلی (اڑیسہ)

شعبۂ اطفال

اطفال کی تنظیم و تربیت بہت نازک اور مشکل کام ہے۔ اس سال قادیان کی مجلس اطفال کی تنظیم نئے سرے سے کی گئی۔

امتحانات کا سلسلہ امسال بھی جاری رہا۔ چنانچہ کتاب اخلاق احمدؐ کا جو شعبہ ہذا کی شائع کردہ ہے۔ امتحان لیا گیا۔ شعبہ کی طرف سے ایک کتاب جو درحقیقت اخلاق احمدؐ کا ہی دوسرا حصہ ہے۔ شمائل احمدؐ کے نام سے شائع کی گئی۔

قادیان میں اطفال کی تربیت کے لئے ہر محلے میں ایک ایک مربی کا تقرر رہا۔ جنکی زیر نگرانی اطفال درسوں اور جلسوں میں شریک ہوتے رہے۔ اور اپنے حلقہ وار اجلاس منعقد کرتے رہے۔

اجتماعی جلسے:۔ اطفال قادیان کے اجتماعی جلسے بھی کروائے گئے۔ جن میں بزرگانِ سلسلہ کے علاوہ اطفال کی تقاریر بھی کرائی جاتی رہیں۔

وقارِ عمل اور دوسرے اجتماعی مواقع پر اطفال پانی پلانے کا کام کرتے رہے۔ اور ٹوکریاں اٹھانے رستے بنانے۔ مٹی ڈالنے میں خدام کے دوش بدوش کام کرتے رہے۔

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام کا کھانا سارے قادیان سے ہر گھر سے لاتے رہے۔ سالانہ اجتماع میں تین سو اطفال شریک ہوئے۔ اور ان کا کبڈی اور رگڑ ٹچ کا میچ بھی کرایا گیا۔

دوران سال میں مقامی مجالس میں سے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ دارالبرکات۔ دارالفضل۔ دارالرحمت۔ دارالعلوم کی مجالس اچھا کام کرتی رہیں۔ سرکلرز کے ذریعہ سے مختلف امور کی طرف مجالس کی توجہ مبذول کرائی جاتی رہی۔

ایثار و استقلال

شعبہ ہذا کا کام اپنی ذات میں یہی ہے۔ کہ بقیہ شعبوں کا کام باقاعدگی اور بیداری کے ساتھ جاری رہے۔ اس لئے اسکی رپورٹ درحقیقت دوسرے شعبوں کی رپورٹ میں شامل ہے۔

شعبۂ تنفیذ

شعبۂ تنفیذ کے قیام کا مقصد یہ ہے۔ کہ خدام میں اطاعت کی روح اور نظام کا احترام قائم رہے۔ ہر رکن کو اپنی ذمہ داری کا صحیح احساس ہو۔ اور اگر کسی رکن سے اپنے مفوضہ فرض کی ادائیگی میں کوتاہی ہو۔ تو وہ خود بھی اپنی روحانی تربیت اور ذہنی اصلاح کے لئے ہر ذریعہ اصلاح کے قبول کرنے کے لئے بخوشی و انشراح صدر تیار ہو۔ شعبۂ تنفیذ ان ذرائع اصلاح کی نگرانی اور نفاذ کا کام کرتا ہے۔ اس بارے میں بیرونی مجالس کو بھی ہدایات دی جاتی ہیں۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ خدام میں اطاعت کی روح موجود ہے۔ اور وہ رضا اور انشراح سے ذرائع اصلاح کو قبول کرتے ہیں۔ اس سال مجلس کی طرف سے ۷۰۸ دفعہ "ذرائع اصلاح" کا استعمال کیا گیا۔ بالعموم مندرجہ ذیل امور پر ذریعہ اصلاح تجویز کیا گیا:۔ نمازوں میں غیر حاضری یا غفلت۔ رپورٹ دینے میں سستی۔ وقار عمل سے غیر حاضری۔ نظام کی خلاف ورزی۔ اپنے افسر کی گستاخی۔ کسی حکم کی تعمیل سے انحراف۔ جلسوں اور دوسرے اجتماعی کاموں سے غیر حاضری۔ امتحان سے غیر حاضری۔ اسلامی شعار سے انحراف۔ چند خدام کو سنیما دیکھنے پر بھی ذریعہ اصلاح تجویز کیا گیا۔ قصور کی نوعیت کے مدنظر ذرائع بھی مختلف رہے۔

اس سال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر بعض خدام سے کبڈی کے میچ پر اظہار تحسین کے لئے تالی بجانے کی ناخوشگوار اور غیر اسلامی حرکت سرزد ہوئی۔ جسے حضور نے سخت ناپسند فرمایا۔ ایسے خدام کے لئے ایک دن مسجد میں معتکف رہنے کی نیز دوسرے خدام کے لئے تین اور اراکین عاملہ کے لئے پانچ روزوں کا ...

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کا نتیجہ

جلسہ سالانہ ۱۳۲۳ھش کے موقعہ پر کل ۳۰۸ افراد داخل احمدیت ہوئے الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ جیسا کہ درج ذیل نقشہ سے ظاہر ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں میں سے دس فی صدی جماعتوں میں ۹۸ کس کی بیعت ہوئی۔ یہ بیعت کنندگان عام طور پر احمدیوں کے غیر احمدی رشتہ دار تھے۔ ظاہر ہے کہ غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ جلدی پھل دیتی ہے۔

حضرت امیر المومنین سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اگر غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کے لئے "ساری جماعت کھڑی ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ابھی ایک سال بھی ختم نہیں ہوگا کہ ہماری ہندوستان کی جماعت میں صرف احمدیوں کے رشتہ داروں کے ذریعہ ہی ایک لاکھ احمدی بڑھ جائیں گے"۔ کیا اس قول کو پورا کرنے کے لئے آپ پوری کوشش کر رہے ہیں؟

نور الدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری

نقشہ بیعت اندرون ہند از ۱۲ر فتح تا ۳۱ر فتح ۱۳۲۳ھش بر موقعہ جلسہ سالانہ

اس میں صرف دس فی صدی جماعتوں کی بیعت دکھائی گئی ہے

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
۱	قادیان بذریعہ تبلیغ مقامی	۱۰
۲	لاہور	۱۶
۳	کریام ضلع جالندھر	۱
۴	دہلی	۳
۵	سیالکوٹ	۵
۶	حیدر آباد دکن	×
۷	کلکتہ	۱
۸	کیرنگ۔ اڑیسہ	×
۹	تاسنور۔ کشمیر	×
۱۰	شکار ضلع گورداسپور	۱
۱۱	گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	۷
۱۲	ننگل کلاں ضلع گورداسپور	×
۱۳	ادرحماں ضلع سرگودھا	۳
۱۴	تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور	×
۱۵	امرت سر	۱
۱۶	سونگھڑہ۔ اڑیسہ	×
۱۷	بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان	×
۱۸	محمود آباد ضلع جہلم	×
۱۹	گولیکی ضلع گجرات	×
۲۰	کنانور۔ مدراس	×
۲۱	چارکوٹ۔ کشمیر	×
۲۲	بھینی بانگر ضلع گورداسپور	×
۲۳	اٹھوال ضلع گورداسپور	×

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
۲۴	موسی بنی مائنز۔ بہار	×
۲۵	کرڈاپلی۔ اڑیسہ	×
۲۶	کھاریاں ضلع گجرات	۱
۲۷	دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور	×
۲۸	پراونشل بنگال	×
۲۹	گنج مغلپورہ	×
۳۰	یاڑی پورہ چک امرج کشمیر	×
۳۱	رشی نگر کشمیر	×
۳۲	دوالمیال ضلع جہلم	۴
۳۳	دانہ زیدکا ضلع سیالکوٹ	۱
۳۴	چک سکندر مع مضافات ضلع گجرات	×
۳۵	سڑوعہ ضلع ہوشیارپور	۲
۳۶	گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ	۴
۳۷	سیدوالا ضلع شیخوپورہ	۵
۳۸	نگریاسرائے۔ اڑیسہ	×
۳۹	شاہدرہ لاہور	۴
۴۰	جہلم	۲
۴۱	بمبئی	×
۴۲	کھیوہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ	۱
۴۳	یادگیر۔ دکن	×
۴۴	پیرو چیچی ضلع گورداسپور	×
۴۵	گجرات	×
۴۶	کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان	×

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
۴۷	کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور	۲
۴۸	کراچی	×
۴۹	ڈنجواں ضلع گورداسپور	۴
۵۰	فیروزپور	×
۵۱	سامانہ محمود پور ریاست پٹیالہ	۱
۵۲	غوث گڑھ ماچھی واڑہ ریاست پٹیالہ	×
۵۳	بھاگلپور سٹی	۱
۵۴	کپورتھلہ	×
۵۵	کوئٹہ	×
۵۶	چانگریاں مانگہ ضلع سیالکوٹ	×
۵۷	مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ	۸
۵۸	عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ	×
۵۹	چونڈہ ،، ،،	۱
۶۰	لالہ موسیٰ ضلع گجرات	×
۶۱	کھنہ پور کشمیر	×
۶۲	محمد آباد سٹیٹ سندھ	۵
۶۳	خانوالی میانوالی سکوٹ باجوہ ضلع سیالکوٹ	×
۶۴	شاہ پور رام گڑھ ضلع گورداسپور	×
۶۵	چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ	۴
۶۶	ملتان	۱
۶۷	ناصر آباد سندھ	×
۶۸	نیکال اڑیسہ	×
۶۹	مجوکہ ضلع سرگودھا	×

اٹلی میں تبلیغ احمدیت

لیبیا (افریقہ) کے شہر بنگاسی کے مفتی صاحب کی قبول احمدیت

جرمنی کی پرتشدد قید سے رہا ہو جانے کے بعد ملک محمد شریف صاحب مبلغ فلارنس (اٹلی) تبلیغ احمدیت میں مصروف ہیں۔ اور بڑی خوبی سے اس نیک کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ گذشتہ تین ہفتوں کے دوران میں کئی ذرائع سے تبلیغ احمدیت میں مصروف رہے۔ کئی ایک انگریزوں اور اٹالین کو اسلام کی تعلیم سے واقف کیا جن میں سے چند ایک زیر تبلیغ ہیں۔ البانیہ کے نصف درجن کے قریب مسلمانوں کو تعلیم احمدیت سے واقف کیا گیا۔ اور اس میں بہت حد تک کامیابی کی امید ہے۔

لیبیا کے شہر بنگاسی کے مفتی صاحب جو اٹلی میں بہت عرصہ قید رہے اور اب وطن جا رہے ہیں۔ ملک صاحب موصوف کے مکان پر تشریف لائے۔ اور دوسرے البانین مسلمانوں کی موجودگی میں ان سے تبادلہ خیالات ہوا۔ دو دن کی گفتگو کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں قبول احمدیت کی توفیق بخشی۔ اللّٰھم زدفزد۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے پاک مشن کی تعریف فرماتے ہوئے اپنے آپ کو بطور ایک احمدی پیش کیا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں ایک عریضہ عربی زبان میں رقم فرمایا۔ میں تمام احباب کی خدمت میں ملک صاحب کی تبلیغی خدمات کا ذکر کرنے کے بعد اپنے اس مجاہد بھائی کی صحت و عافیت کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ ملک صاحب موصوف کو جانی مالی نقصان پہنچانے میں اٹالین فیسسٹ اور جرمن نے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ لیکن ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے ملک صاحب کو ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھا۔ احباب جماعت ملک صاحب کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔

خاکسار محمود احمد قریشی بھاگلپوری

عہدہ داروں کے تقرر کی منظوری کا اعلان

مندرجہ ذیل جماعتوں میں حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ر اپریل ۱۹۴۷ء تک عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے۔ اگر کسی جماعت نے اپنے عہدہ داروں کی فہرست نظارت علیا میں بھیجدی ہو۔ اور اس کی منظوری کا اعلان اس وقت تک بذریعہ اخبار نہ ہوا ہو۔ تو وہ جماعت براہ مہربانی دوبارہ فہرست بھجوا دے کیونکہ اب دفتر میں اور کوئی فہرست قابل منظوری باقی نہیں اور شبہ ہے کہ شاید بعض فہرستیں ایام جلسہ میں گم ہو گئی ہیں۔

(خاکسار فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ)

۲۵۰ Dehydration Factory Agra

پریذیڈنٹ چودھری شاہ نواز صاحب

جنرل سکرٹری چودھری نبی احمد صاحب

۲۵۱ فیروزپور چھاونی

پریذیڈنٹ چودھری حمید اللہ صاحب سب جج

۲۵۲ چارسدہ

پریذیڈنٹ خان صاحب محمد اکبر خان صاحب بی اے

۲۵۳ لالہ موسےٰ

سکرٹری مال شیخ محمد اسمٰعیل صاحب

محاسب ،،

امین شیخ غلام محی الدین صاحب

۲۵۴ بھاگلپور سٹی

جنرل سکرٹری محمد بشیر الدین صاحب

سکرٹری دعوت و تبلیغ ،،

،، تعلیم و تربیت۔ مولانا ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب

،، امور عامہ و خارجہ۔ مولوی اختر علی صاحب

سکرٹری ضیافت۔ عزیز الرحمٰن صاحب

۲۵۵ - ایبٹ آباد

پریذیڈنٹ مولوی عبد الحق صاحب

سکرٹری مال قاضی عبد الکریم صاحب

آڈیٹر سید سعید احمد شاہ صاحب بخاری

۲۵۶ - بہلول پور (سیالکوٹ)

پریذیڈنٹ چودھری مبارک احمد صاحب

سکرٹری مال ،،

،، تبلیغ سید صابر علی شاہ صاحب

۲۵۷ - صدر گوگیرہ (منٹگمری)

پریذیڈنٹ۔ میاں فضل حق صاحب

سکرٹری مال۔ شیخ غلام احمد خان صاحب

،، تبلیغ۔ جناب غلام قادر صاحب

(ناظر اعلیٰ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۷۹۷۷۔ منکہ عمر حیات خاں ولد عبدالعزیز قوم مغل پیشہ نوکری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ مندرجہ ذیل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری اس وقت ۸۰/- روپیہ ماہوار تنخواہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ یہ جائیداد مندرجہ ذیل سب کی سب میری اپنی پیدا کردہ ہے۔ جو بلا شراکت غیر میرے قبضہ اور ملکیت میں ہے۔ غیر منقولہ جائیداد مکان واقعہ بنوں اندرون دروازہ کچہری قیمتی ۵۰۰۰/- روپیہ سرائے " " بیرون " " " ۳۱۰۰/- " چھ کنال زمین واقعہ کاکول قیمتی ۱۰۰۰/- روپیہ ۱۱ کنال زمین واقعہ قادیان بھینی کے درمیان میں ہے قیمتی ۱۰۰۰/- روپے ۵ کنال زمین واقعہ قادیان نزد حضرت میاں بشیر احمد صاحب قیمتی ۵۰۰۰/- روپے۔ ایک مکان جو قادیان محلہ دارالفتوح میں واقعہ ہے قیمتی ۱۵۰۰/- روپے۔ منقولہ جائیداد:۔ امپیریل بنک آف انڈیا لاہور ۱۰۰۰/- روپے۔ امانت تحریک جدید قادیان ۱۰۸۷/- روپے کل قیمت ۱۸۵۸۷/- روپے۔ اگر جائیداد مندرجہ بالا کے علاوہ کوئی اور جائیداد میری متروکہ بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ عمر حیات خاں (کیپٹن)
Assnt Recruting officer
30 Devis Lahore
گواہ شد بشیر احمد موصی۔ گواہ شد مرزا نسیم میڈیکل ہال قادیان۔

ع ۲۲۵۔ منکہ سردار بیگم زوجہ ماسٹر فقیر اللہ صاحب قوم اعوان قطب شاہی عمر تقریباً ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن مسلم ٹاؤن ڈاکخانہ اچھرہ ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ سوائے مبلغ ۲۰۰/- روپیہ رقم مہر کے جو میرے شوہر ماسٹر فقیر اللہ صاحب کے ذمہ ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو میں انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کرونگی۔ نیز گاہے گاہے مجھے اپنے بچوں سے کوئی رقم وصول ہوجاتی ہے۔ میں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہونگی۔ یہ رقم اوسطاً ۲۰/- روپے ماہوار ہوتی ہے۔ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں نے قبل ازیں وصیت ابتدائی زمانہ میں کی تھی۔ اس کا نمبر ۲۲۵ تھا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت ۱۹۰۱ء میں کی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول کی بیعت ۱۹۰۸ء میں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت بالکل ابتدائی وقت میں کی۔ جس پر میں خدا کے فضل سے اب تک قائم ہوں۔ الامۃ نشان انگوٹھا سردار بیگم۔ گواہ شد ماسٹر فقیر اللہ خاوند موصیہ ساکن مسلم ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد ڈاکٹر احسان علی ساکن قادیان۔

ع ۷۹۹۵۔ منکہ محمد شریف ولد عبداللہ خاں صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن بیار ٹوگ اونچہ حال حلقہ بکھو بٹی ڈاکخانہ پھلورہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار تنخواہ ۲۰/- روپے ہے۔ اور الاؤنس ۱۱/- روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد شریف پٹواری حال حلقہ بکھو بٹی ڈاکخانہ پھلورہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد چوہدری نور احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بکھو بٹی۔

ع ۸۰۰۲۔ منکہ محمد صدیق ولد منشی محمد یعقوب صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغباناں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۱۴/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد صدیق۔ گواہ شد

ع ۸۰۱۱۔ منکہ محمد عطاء اللہ ولد بابو اکبر علی قوم راٹھور پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ ملازمت کی تنخواہ پر ہے۔ اور میری کوئی کسی قسم کی جائیداد نہیں۔ اگر کسی قسم کی کوئی جائیداد میری وفات پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری ماہوار آمد آجکل ۲۶/۴/- ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ میں ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اور آئندہ جو آمد میں کمی بیشی ہوگی۔ اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس کے مطابق رقم بھیجتا رہونگا۔ نیز میری متروکہ جائیداد میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد عطاء اللہ ۱/۱۱/۴۵۔ گواہ شد رمضان علی کارکن دفتر پرائیویٹ سکرٹری قادیان ۱/۱۱/۴۵۔ گواہ شد عبدالرحیم درد۔

ع ۷۹۹۳۔ منکہ مقبول احمد ولد محمد اسمٰعیل صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ خاکسار کے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد میرا جیب خرچ ۵/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد مقبول احمد مولوی فاضل۔ گواہ شد غلام احمد بشیر مولوی فاضل۔ گواہ شد محمد علی اظہر محلہ دارالرحمت قادیان۔

ع ۸۰۱۱۔ منکہ محمد اسمٰعیل ولد چوہدری چراغ الدین صاحب نمبردار پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن گوکھووال چک ۲۷۶ R.B لائلپور حال کالا شاہ کاکو رائس فارم ڈاکخانہ خاص حال ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ ماہوار آمد مبلغ ۴۲/- روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز جو جائیداد آئندہ پیدا کروں۔ یا بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ العبد محمد اسمٰعیل ولد چوہدری چراغ الدین نمبردار کالا شاہ کاکو رائس فارم ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد عبداللطیف۔ گواہ شد چوہدری محمد اسحاق برادر حقیقی۔

ع ۸۰۲۰۔ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ اللہ رکھا قوم قریشی پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھنخاوی ڈاکخانہ جدالہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۵۰۰/- روپیہ مہر بذمہ خاوند۔ زیور وزنی ۶ ماشے جوڑی کانٹے باقی نقد روپیہ ۸۰/- روپے زیور فروخت۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ رشیدہ بیگم زوجہ اللہ رکھا احمدی ڈگری گھنخاوی ڈاکخانہ جدالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد جمال الدین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

ع ۸۰۱۹۔ منکہ نور جہاں بیگم زوجہ مرزا اشرف بیگ صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۰۰۰/- روپے مشین سلائی قیمتی ۱۲۵/- روپے بندی طلائی قیمتی ۱۲۵/- روپے۔ کانٹے طلائی قیمتی ۴۵/- روپے سونا دو تولہ ۱۲۰/- روپے انگوٹھی نگ طلائی ایک تولہ ۶۰/- روپے۔ کلپ ایک جوڑی طلائی ۶۰/- روپے کل میزان مبلغ ۱۶۵۶/- روپے۔ الامۃ:۔ نور جہاں بیگم بقلم خود۔ گواہ شد مرزا اشرف بیگ ساکن قادیان۔ گواہ شد دستخط M. K. Khan

ع ۸۰۱۲۔ منکہ محمد سردار خاں ولد محمد حسین خاں قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن گوجرانوالہ حال مقیم کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت غیر منقولہ قریباً ایک کنال سکنی اراضی مشترکہ اور منقولہ بصورت تنخواہ ماہوار مبلغ ۵۰۰/- روپیہ۔ میں اپنی اس جائیداد مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن

۔۔۔ شد برکات احمد بی۔ اے واقف زندگی۔ گواہ شد محمد نصر اللہ خاں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۲۸ جنوری۔ مشرقی پرشیا میں روسی فوجیں ایک ایسی جگہ بڑھ رہی ہیں۔ جو اس صوبہ کے صدر مقام کونسبرگ سے پانچ میل ہے۔ کل روسیوں نے تین سو مقامات دشمن سے چھین لئے۔ جنوب مشرقی پرشیا میں بھی جرمن قلعہ بندیوں کو توڑ دیا گیا ہے۔ سرخ فوج مغربی پولینڈ کی طرف سے پزنان کو چھوڑتی ہوئی آگے نکل گئی ہے۔ اور چالیس میل دور جرمن سرحد پر ایک دریا پر لڑ رہی ہے کیکاؤ سے ایک اور روسی دستہ جرمن سرحد کی طرف بڑھ رہا ہے۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ مغربی محاذ پر شمالی علاقہ میں دوسری برطانوی اور نویں امریکن فوج نے روہر کے علاقہ میں دشمن کا بالکل صفایا کر دیا ہے۔ شمال سے جنوب کی طرف جانے والی بڑی سڑک کو کئی جگہ سے کاٹ دیا ہے۔ اس کے علاوہ اتحادی فوجیں جرمنی اور لکسمبرگ کی سرحد پر جا پہنچی ہیں اور سیگفریڈ لائن کی قلعہ بندیوں سے صرف چار میل دور ہیں۔

واشنگٹن ۲۸ جنوری۔ بھاری امریکن بمباروں نے ہنشاؤ پر بم باری کی۔ ٹوکیو کے صنعتی علاقہ کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ یہ حملہ ماریانا گروپ کے ہوائی اڈوں سے کیا گیا۔ دشمن کے ۵۰ ہوائی جہاز تباہ ہوئے۔ اور ہمارے صرف پانچ واپس نہ آئے۔ لوزان میں امریکن فوج اب منیلا سے صرف چالیس میل پر ہے انگلیز کے شہر کے لئے لڑائی ہو رہی ہے۔

کانڈی ۲۸ جنوری۔ جنوب مشرقی ایشیا میں لڑائی کا رنگ تیزی سے بدل رہا ہے۔ ہندوستان کے اڈوں سے اڑ کر بھاری امریکن بمباروں نے سائیگان میں جاپانی ٹھکانوں کی خبر لی۔ برما کے کنارے پانچ مقامات پر اتحادی فوجیں اتر چکی ہیں۔ رومری کے بعد اب وہ چڈوا پر اتر گئی ہیں۔ اس سے جہاں دشمن کی فوج الجھ جائیگی وہاں ایک اور فائدہ یہ ہوگا کہ دشمن کا رسد کا رستہ کٹ جائے گا۔ برما میں اراکان کی لڑائی اب ختم ہو چکی ہے۔ جنوب اور شمال سے اتحادی فوجیں مانڈلے پر بڑھ رہی ہیں۔ جاپانی اس شہر کے لئے سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ امریکن آبدوزوں نے بحر الکاہل میں مزید ۱۲ جاپانی جہاز ڈبو دیئے۔ جن میں ایک ہلکا کروزر بھی شامل ہے۔

ماسکو ۲۸ جنوری۔ سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے کہ مشرقی پرشیا کے دو تہائی حصہ پر روسیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اس علاقہ میں کم سے کم تئیس ڈویژن جرمن فوج محصور ہو چکی ہے۔ ماسکو میں قائم شدہ آزاد جرمن گورنمنٹ کے نمائندے روسی فوج کے ساتھ جرمنی میں پہنچ گئے ہیں۔ بیس لاکھ سول افسر جرمنی میں نظم و نسق سنبھالنے کے لئے روسیوں کے ساتھ ہیں۔ جنہیں مختلف شعبوں میں کام کرنے کے لئے ٹریننگ دی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مشرقی پرشیا کے دیہات و قصبات میں کوئی بھی جرمن شہری نہیں مل سکا۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ اخبار "ڈیلی میل" کے فوجی مبصر نے لکھا ہے۔ یہ خیال کرنا کہ جرمنی جلد ہی شکست کھا جائے گا۔ اپنے آپ کو دھوکا دینے والی بات ہے۔

ماسکو ۲۸ جنوری۔ جرمن ریلوں پر ٹریفک بالکل بند کر دی گئی ہے۔ اور شہریوں کے لئے ریلوں پر سوار ہونے کی سخت ممانعت ہو گئی ہے ڈینزگ اور پزنان کے علاقوں سے پناہ گزینوں کے جم غفیر مغرب کی طرف جا رہے ہیں ہسپتالوں میں جو فوجی مریض تھے۔ ان کو طبی معائنہ کے بعد محاذ جنگ پر بھیجا جا رہا ہے

لنڈن ۲۸ جنوری معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے جنگی کارخانوں میں ایسے اڑن بم تیار ہو رہے ہیں جو بحرالکاہل کی جنگ میں جاپان کے خلاف استعمال کئے جائیں گے۔ یہ بم ۵ ہزار میل تک جا کر گر سکتے ہیں۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ مسٹر ایڈن نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ پارلیمنٹ کے دو ممبر اٹلی میں فوجوں کا معائنہ کرنے کے گئے تھے مگر لاپتہ ہیں وہ بذریعہ ہوائی جہاز روم سے برنڈزی جا رہے تھے۔ مگر ان کے ہوائی جہاز کا پتہ نہیں ملتا۔

ماسکو ۲۸ جنوری۔ روسی انفرمیشن بیورو کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ جارحانہ حملے شروع ہونے کے بعد سے اب تک مشرقی محاذ جنگ پر تین لاکھ جرمن مارے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ کہا جاتا ہے کہ مشہور جرمن مدبر فان پاپن آجکل میڈرڈ میں ہے اور کوشش کر رہا ہے کہ صلح ہو جائے۔

وارسا ۲۸ جنوری۔ جرمنوں کے پنجہ سے اس شہر کی آزادی کے بعد اب معلوم ہوا ہے کہ ان ظالموں نے وارسا کے ۹۵ فی صدی مکانات تباہ کر دیئے۔ نصف آبادی ہلاک کر دی گئی۔ اور نصف جرمنی بھیج دی گئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ وارسا میں چالیس لاکھ یہودیوں کو دفن کر دیا گیا۔ میڈانک کے نظر بندوں کے کیمپ میں دس لاکھ پول قتل کئے گئے۔ انسانی لاشوں کی راکھ کو کھاد کے طور پر استعمال میں لایا گیا۔ جرمنوں سے آزاد کردہ علاقوں سے وہ نازی فیکٹریاں پکڑی گئی ہیں جہاں نازی اپنے نظر بندوں کو گیس سے ہلاک کرنے کے بعد بجلی کے تنوروں میں جلا دیتے تھے۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ لبلن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ پولینڈ کی سرحد کو دریائے اوڈر تک لے جایا جائے گا۔ اب ایک عظیم پولینڈ وجود میں آرہا ہے جسکے پاس شمال میں بالٹک کا ایک وسیع ساحل ہوگا۔ جنوب میں اس کی سرحد کارپیتھین کے دامن تک ہوگی

چنگکنگ ۲۸ جنوری۔ چین میں اسوقت جاپانی مدافعانہ لڑائی لڑ رہے ہیں۔ اور ساحل کے ساتھ ساتھ اپنے مورچوں کو مضبوط کر رہے ہیں

سڈنی ۲۸ جنوری۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ اگر ہم صورت حالات میں اتنی ہی تبدیلی کر لیں جتنی کہ ۱۹۴۴ء میں کی تھی۔ تو یہ امید کی جا سکتی ہے کہ آئندہ کرسمس تک جنگ ختم ہو جائے گی۔

پیرس ۲۸ جنوری۔ حکومت امریکہ نے پچاس تجارتی جہاز فرانس کو دیئے ہیں۔ اور ابھی مزید جہاز دینے کی تجویز ہے تاکہ فرانسیسی نو آبادیات کے ساتھ سلسلہ آمد و رفت جاری کیا جا سکے نیز فرانسیسی ریلوں کے لئے امریکہ کو سات سو انجنوں کے آرڈر فرانسیسی حکومت کی طرف سے دیئے گئے ہیں۔

زیورچ ۲۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ پراگ کے ایک پبلک چوک میں دو سو فرانسیسی شہریوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ ان پر الزام یہ تھا کہ انہوں نے ایسا منظم مظاہرہ کیا تھا جو سول نافرمانی کی حد تک پہنچتا تھا۔

سلہٹ ۲۸ جنوری۔ چند روز ہوئے اس علاقہ میں زبردست طوفان باد آیا۔ جس کے ساتھ سخت ژالہ باری ہوئی۔ کئی عمارتوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ اور کئی مکانات گر گئے فصلوں کو بھی سخت نقصان پہنچا۔

لائل پور ۲۸ جنوری۔ گندم -/۱۰/۹ تا -/۱۲/۹ چنے -/۱۲/۷ گڑ -/۴/۷ تا -/۴/۹ شکر -/۴/۱۰ تا -/۴/۱۱ گھی -/-/۱۵۰ - امرتسر میں سونا -/-/۶۹ چاندی -/-/۱۲۵ پونڈ -/-/۴۴

لنڈن ۲۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے ناروے کے ساحل پر آبدوزوں کے زبردست اڈے قائم کر کے بحیرہ شمالی اور اٹلانٹک میں از سر نو اتحادی جہازوں پر حملے شروع کر دیئے ہیں۔ آبدوزوں کی حفاظت کے لئے ہوائی اڈے بھی ساحل پر تیار کئے گئے ہیں۔ اسوقت ناروے میں ۱۵ ڈویژن جرمن فوج موجود ہے جسے وہ آخر دم تک وہاں سے ہٹانے کے لئے تیار نہیں

دہلی ۲۸ جنوری۔ موسم خزاں میں ہندوستان سے پانچ سو طلباء کو انگلستان بھیجنے کی تجویز ہے تا بعد از جنگ کی اصلاحی سکیموں کے سلسلہ میں ان کو تربیت دیجائے۔ ان طلباء کے اخراجات مرکزی اور صوبائی حکومتیں برداشت کرینگی

لنڈن ۲۸ جنوری۔ جرمنی کی طرف سے صلح کی پیشکش کی جو افواہیں پھیل رہی ہیں۔ حکومت برطانیہ کی وزارت خارجہ نے اس کی پر زور تردید کی ہے۔

سٹاک ہالم ۲۸ جنوری۔ ایک جرمن انجنیئر نے ایک نیا اڑن بم تیار کیا ہے۔ جو نیویارک تک مار کر سکتا ہے۔ یہ بم پندرہ ٹن وزن کا ہے اور ایک سیکنڈ میں ایک میل تک جا سکتا ہے اور اکیس میل تک فضا میں بلند جا سکتا ہے۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ مغربی محاذ پر ہالینڈ سے لے کر شمالی السس تک اتحادی فوجیں برابر دباؤ ڈال رہی ہیں۔ ماس اور روہر دریاؤں کے درمیانی علاقہ میں دشمن کا صفایا کیا جا رہا ہے آرڈن کے محاذ پر بھاگتے ہوئے جرمنوں کا تعاقب جاری ہے۔ السس میں جرمنوں نے دریا کو پار کر لیا تھا مگر اب پیچھے دھکیل دیا گیا ہے

ماسکو ۲۸ جنوری۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ بالائی سائیلیشیا میں دریائے اوڈر کے کنارے برسلاؤ سے ۱۵ میل شمال مغرب کی طرف روسیوں نے ایک اہم شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ مغربی پولینڈ میں پزنان اور تھارن کے شہروں کو پوری طرح گھیر لیا گیا ہے

کانڈی ۲۸ جنوری۔ برما میں اتحادی فوج جزیرہ رامری کے نصف حصہ پر قبضہ کر چکی ہے کل چڈوبا کے جزیرہ میں برطانوی بحری بیڑے کے جو سپاہی اترے تھے وہ دشمن کا برابر صفایا کر رہے ہیں۔ ایراوادی کے مغربی کنارے پر ایک چھوٹے سے